www.novelsclubb.com
قیدِ زندگی
°از قلم ایشل بلوچ°
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

قیدِ زندگی

از

ایشل بلوچ

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 3

حقیقت یہ ہے کہ بندۂ مومن اس دنیا میں پردیسی "*

ہے، کیونکہ اس کے باپ کا مسکن جنت ہوا کرتا تھا، پھر وہ اس سے نکلے تو ایک ہی

دُھن تھی کہ کب واپس لوٹیں۔ سو مومن ہمیشہ اپنے اسی وطن کی طرف کھنچتا ہے

*"! جہاں سے وہ آیا ہے، اور جیسا کہ کہا گیا ہے کہ وطن کی محبت ایمان ہے

(مجموع رسائل ابن رجب: ۱/۳۲۷)

سیڑھیاں اوتر کر دو تین گارڈز اور وہی آدمی تھا جو پیپرز لیکر آیا تھا اور ان کے ساتھ

ایک لڑکی تھی وہ آئے۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے میرے ڈیڈ مر جائیں گے وہ اکیلے ہیں وہاں۔۔۔۔

اچھا ہو نہ مر جائے۔۔۔۔۔

تمہارے منہ میں کیڑے پڑیں تم مرو میرے باپ کے بارے میں ہمت کیسے ہوئی یہ بولنے کی وہ لڑکی دھاڑی تھی اس پر۔۔۔۔۔

چپ کر جاؤ اور یہ لو اپنا سمان اس نے ایک بیگ گارڈ سے لیکر اس کی طرف اچھالا۔۔۔۔

اور وہ لوگ واپس چلے گئے وہ لڑکی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔۔۔ محمد احمد وہاں کھڑا یہ سب بس دیکھتا رہا اس لڑکی کی نظر اچانک اٹھی تو اس کو دیکھا اور پھر رونے لگی وہ اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔

رو رو کر جب وہ تھک گئی تو ادھر اُدھر دیکھا ایک کچن نظر آیا وہ اٹھ کر وہاں آئی پانی کے لیئے ایک گلاس لیا پانی پیا اور باہر آ کر لان کی چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

پھر سے رونے لگی اس کے رونے کی آواز پر پرنس اپنے کارٹ سے نکل آیا۔۔۔۔

آآآآآآہہ اسکی دل خراش چیکھ پورے گھر میں گونجی اس کے چیکھنے کی آوازیں پورے گھر میں گونج رہی تھی محمد احمد اٹھا اور باہر نکل کر دیکھا تو پرنس کھلا ہوا تھا او وہ پرنس تم اٹھ گئے اس کو دیکھ کر وہ چپ ہو گیا جبکہ وہ سہمی ہوئی ایک کرسی کے پیچھے کھڑی تھی اور حیرت زدہ بھی وہ کتے سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے کسی انسان سے کر رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ نارمل انداز میں پرنس کو کارٹ میں ڈال کے خود کچن میں چلا گیا تھوڑی دیر بعد نکلا تو اس کے ہاتھ میں پرنس کا کھانا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اب گھر کو غور سے دیکھ رہی تھی اور پھر سے رونے لگی۔۔۔۔۔

محمد احمد نے مڑ کر اس کو دیکھا اور پھر سے پرنس کو کھانا کھلانے لگا۔۔۔۔۔

ایمن کورٹ سے نکل رہی تھی تو اس کا سامنا زاویار سے ہوا جو کہ ایڈووکیٹ

ایمن۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم ایڈووکیٹ زاویار وہ ہمیشہ سے سلام کرتی تھی اس کو یہ ہاء ہیلو بولنا شروع سے اچھا نہیں لگتا تھا وہ سادا تبیت کی مالک تھی۔۔۔۔۔

کیسی ہیں۔۔۔۔

جیسی ہمیشہ سے تھی آپ کیسے ہیں۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ آفیس میں نہیں بیٹھنے کو کہیں گی۔۔۔۔۔

نہیں معذرت خواہ ہوں جلدی میں کہیں جانا ہے پھر کبھی ویسے اس کیس کے بعد آپ آئیں گے نہ مجھے مبارک باد دینے۔۔۔۔۔

آپ اتنا شور کیوں ہیں کے کیس آپ ہی جیتیں گی میں بھی تو جیت سکتا ہوں۔۔۔۔۔

یہ بھی ہے لیکن میں اپنے ہارنے کی بات کیوں کروں۔۔۔۔

ہاہاہا یہ بھی اچھی خوش فہمی ہے زاویار تپا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ ہنسا تھا۔۔۔۔۔

ایمن ایک گھوری ڈالتے ہوئے وہاں سے نکل آئی منحوس دن چل رہے ہیں آج کل۔۔۔۔۔

زینب یونی سے لوٹ آئی تھی آتے ساتھ ہی احمر کا سر کھانے لگی تھی کے شاپنگ پے لے جائے۔۔۔۔۔

ماموں چلیں نہ بہت مزہ آئیگا۔۔۔۔۔

مزہ تمہیں آئیگا مجھے نہیں گھسیٹنے اپنے پیر۔۔۔۔

ماموں آپ گاڑی میں ہی میرا ویٹ کرنا۔۔۔۔۔

نہیں بھائی گرمی میں کیا کروں گا گاڑی میں۔۔۔۔

تو آپ کسی فرینڈ کے پاس چلے جانا ویسے بھی آپ کے دوست بہت ہیں۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹا جتنے بھی ہیں اپنی فیملیز کے ہمراہ مصروف ہیں۔۔۔۔

تو آپ بھی مصروف ہو جائیں کر لیں شادی۔۔۔۔۔

نہیں بھائی اللہ تعالیٰ رحم کریں مجھ پر مجھے نہیں کرنی شادی۔۔۔۔۔

ہاں تو نہ کریں مجھے لے چلیں شاپنگ پے۔۔۔۔

اتنے میں ایمن بیرونی دروازے سے داخل ہوئی۔۔۔۔

آپی چلیں گی شاپنگ پے۔۔۔۔

نہیں مجھے نہیں جانا تم جاؤ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے ٹھیک ہے لیکن آپ چلتیں تو۔۔۔۔۔میں نے کہاں نہ مجھے نہیں جانا ایمن

نے زینب کی بات کاٹی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی اپنے روم میں آگئی۔۔۔۔۔

روم میں آکر بیگ بیڈ پے اچھالا اور خود فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔

واپس آکر وہ کچھ فائلز لیکر اسٹڈی چیئر پر بیٹھ گئی لیکن آج اس کا دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ مزید کچھ کام کرے نیچے سے گاڑی کی آواز آئی تو وہ باہر نکل آئی اور کچن سے دو کپ چائے بنا کر بی جان کے کمرے میں چلی آئی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم بی جان چائے لائی ہوں۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام جیتی رہو میری بچی۔۔۔۔۔

سوچا آج آپ کے ساتھ کچھ باتیں ہو جائیں۔۔۔۔۔

ہاں آؤ بیٹھو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بی جان کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

بی جان میں تھک گئی ہوں عورت چاہے کتنی بھی مظبوط ہو وہ تھک جایا کرتی ہے میں یہ کمی شدت سے محسوس کرتی ہوں ابو چلے گئے ان کے بعد ہمارا جان سے پیارا بھائی وہ بھی لاپتہ ہو گیا ہے ہم بلکل تنہا ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

بیٹا انسان کبھی تنہا نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کبھی اپنے بندے کو اکیلا نہیں چھوڑتا انسان چلے جاتے ہیں کبھی مجبور ہو کر تو کبھی اپنی مرضی پر لیکن اللہ تعالیٰ کبھی نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا بی جان۔۔۔۔۔

تو تم کیسے کہہ سکتی ہو کے تم تنہا ہو گئی ہو جب کے تم نے ابھی کہا کے اللہ تعالیٰ نے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔

بلکل بی جان آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں پتہ ہے بی جان جب بھی میں آپ کے ساتھ بیٹھتی ہوں تو میری ساری الجھنے دور ہو جاتیں ہیں۔۔۔۔

اچھا جی تو میری بچی آتی کیوں نہیں میرے پاس۔۔۔۔

آپ کو تو پتہ ہے میں کب آتی ہوں کب جاتی ہوں ٹائمنگ ہی سہی نہیں۔۔۔۔

دوسری جانب آج رایان آیا تھا اس کو ایئرپورٹ سے زاویار ہی پک کر کے آیا تھا

رایان میں اس کی جان بستی تھی۔۔۔۔۔

اس کی پسند کا ڈنر بنایا گیا تھا۔۔۔۔۔

ڈنر ٹیبل پر وہ لوگ سب موجود تھے۔۔۔۔۔

رایان اپنے اس خٹارا گٹار کو وہیں چھوڑ کر آئے ہونہ۔۔۔۔

اوہ کم آن مما آپ پہلے تو میرے گٹار کو خٹارا نہ کہیں اور دوسری بات میں نے اپنے گٹار کو پورا پاکستان گھمانا ہے رایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خبردار جو تم نے یہ فضول حرکتیں کیں۔۔۔۔۔

مما آپ پولٹیشن ہیں میں نے تو کبھی بھی آپ کو نہیں روکا۔۔۔۔۔

میں تمہاری ماں ہوں۔۔۔۔۔

تو میں بھی آپ کا بیٹا ہوں۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑیں آپ دونوں یہ بحث اور ڈنر کریں سہی سے۔۔۔۔۔

بھائی ڈنر تو مما نے کرا دیا رایان اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

دیکھا تم نے زاویار آج آیا ہے اور آج سے ہی اس نے اپنے وہی کام شروع کر دیے ہیں۔۔۔۔۔

مام کیا کرتیں ہیں آپ رایان آج ہی تو آیا ہے لیزے نے رایان کی طرف داری کی۔۔۔۔

چپ کر جاؤ تم بڑی آئی رایان کی چمچی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

افففف دونوں ایک جیسے ہیں زاویار نے کہا۔۔۔۔

تبھی تو ان دونوں کی نہیں بنتی لیزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زاویار نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر سے کھانے کی طرف مگن ہو گیا۔۔۔۔۔

اوکے برو گڈ نائٹ لیزے بھی کھانا کھا کر وہاں سے اٹھنے لگی۔۔۔۔۔

گڈ نائٹ بیٹا۔۔۔۔۔

وہ بھی اٹھا اور پیچھے کھڑی آنا کو کافی لانے کو کہا اور خود اٹھ کر اپنے روم میں آگیا۔۔۔۔۔

آج ملازم کھانا بنا کر ان دونوں کا کچن میں رکھ گیا محمد احمد ہر روز وہاں سے اٹھا کر لاتا تھا اور وہ رو رو کر اس نے اپنی آنکھیں سوجا لیں تھیں وہ اپنے روم سے نکل کر سیدھا کچن میں گئی اور ادھر اُدھر دیکھنے کے بعد اس کو آخر کار کھانا مل ہی گیا بریانی بنی پڑی تھی اس نے وہ جھٹ سے اٹھائی اور روم میں آگئی ابھی پرنس سو رہا تھا اس کو نہیں دیکھا مایا نے بھی شکر کیا اور بیڈ پر بیٹھ کر کھانے لگی وہ پورے ایک دن سے بوکھی تھی جلدی جلدی سے کھانا کھانے لگی اس کے ہاتھ بھی لرز رہے تھے اپنی اس بے بسی پر اس کی آنکھ سے آنسو لڑھک کر گرا۔۔۔۔۔

کھانا کھا کر وہ اٹھی اور دروازہ لاک کیا بیگ کھول کر دیکھا جس میں کچھ کپڑے تھے اور کچھ ضرورت کا سامان وہ اٹھی اور کپڑے تبدیل کر کے وضو کیا اور دو رکعت نفل پڑھ کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔۔

یا اللہ میرے ڈیڈ کو صبر عطا فرمائیں اور صحت بھی مجھے آپ پر بھروسہ ہے میں ایک دن یہاں سے نکلوں گی اور میں ان لوگوں سے بدلا لوں گی۔۔۔۔۔

وہ دعا پوری کر کے اٹھ کر بیڈ پے بیٹھ گئی۔۔۔ سر گھٹنوں میں دے کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

دوسرے کمرے میں محمد احمد اپنی اسٹڈی چیئر پر بیٹھا وہی اپنی ڈائری پر لکھ رہا تھا اللہ تعالیٰ میں کم تھا قید میں کے وہ لڑکی بھی ان کی قید میں آ گئی

مجھے بلکل اچھا نہیں لگا اس لڑکی کا یہاں پر آنا اس کی بھی فیملی ہو گی وہاں پر میں یہاں سے نکلوں گا تو سب میرے ساتھ ہونگے لیکن اس کے ساتھ مشکل ہو گئی اللہ تعالیٰ اس انسان کو میرے سامنے لائیں پلیز۔۔۔۔۔

زینب اور ارحم شاپنگ سے لوٹ آئے زینب کے ہاتھ میں بہت سارے بیگز تھے اس وقت تک شہناز بیگم بھی گھر آگئیں تھی۔۔۔آ گئے تم میں بھی تم لوگوں کا انتظار کر رہی تھی کے کھانا لگاؤں۔۔۔۔۔

اچھا آپی میں فریش ہو کر آتا ہوں تب تک آپ کھانا لگاؤ۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اور زینب تم کیوں گئی تھی آج شاپنگ پر۔۔۔۔۔

امی میرے سارے کپڑے پورانے ہو گئے تھے میں یونی کیا پہن کر جاتی اس لیے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اور جاؤ ایمن کو بلا لاؤ۔۔۔۔۔

اچھا میں انہیں کپڑے بھی دیکھا آتی ہوں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایمن کے روم میں آئی آپی امی کھانے پر بلا رہیں ہیں اور یہ بھی دیکھیے میرے کپڑے یونی کے لیے نہیں تھے میرے پاس کھانا میرا یہاں پہ لے آؤ اور دیکھاؤ مجھے کپڑے۔۔۔۔۔

آپی چلیں نہ باہر امی ویٹ کر رہیں ہو نگی۔۔۔۔۔۔

نہیں جانا مجھے میں نے کہا نہ۔۔۔۔۔

آپی۔۔۔۔۔زینب جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔

آپی ماموں نے اتنا بھی کیا گناہ کیا ہے جو آپ ان سے اتنا روڈلی بیو کرتی ہیں۔۔۔۔۔

میں جواب دینے کی پابند نہیں۔۔۔۔۔

آپی کب تک ایسا چلتا رہے گا آپ کو بھی پتہ ہے ماموں بے قصور ہیں۔۔۔۔۔

نہیں ہیں بے قصور وہ زینب پے ڈھاڑی ہمیں مصیبت میں چھوڑ کر اپنی جاب کی خاطر چلے گئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپی امی نے ہی بھیجا تھا ان کو اس میں ان کا کیا قصور۔۔۔۔۔

میں نے بھی تو روکا تھا کہ نہ جائیں ہمارے پاس رہیں لیکن میری نہیں سنی انہوں نے۔۔۔۔۔

آپی آپ کبھی بھی ماموں کی کنڈیشن نہیں سمجھ سکتی۔۔۔۔۔

ہاں واقع میری آنکھوں پر پٹی نہیں بندھی ہوئی۔۔۔۔۔

آپ کی سوچ ہے آپ اپنی دنیا سے نکلیں تو آپ کو پتہ چلے۔۔۔۔۔

زینب چلی جاؤ میرے روم سے اس وقت۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زینب الٹے قدموں وہاں سے لوٹ آئی اور آ کر ڈنر ٹیبل پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

نہیں آئی ایمن احمر نے پوچھا۔۔۔۔۔۔

نہیں انہوں نے باہر سے کچھ منگوا کر کھا لیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ باہر کا کھانا تو نہیں کھاتی تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ارحم بولا۔۔۔۔

ماموں وقت کے ساتھ انسان بدلتا ہے مزاج بھی اور وہ خود بھی اور اس کی پسند بھی چاہے ان میں لوگ بھی ہوتے ہوں۔۔۔۔۔۔

شاید وہ میرے آنے سے خوش نہیں۔۔۔۔۔

ارے ارحم تم بھی کس کی بات کر رہے ہو ایمن بھلا تم سے زیادہ دیر تک ناراض رہ سکتی ہے۔۔۔۔۔

آپا لیکن وہ اب بدل گئی ہے۔۔۔۔۔

شہناز بیگم بس افسوس سے سر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

آج کا دن ایمن کے لیے ٹف تھا آج دسویں تاریخ تھی تو آج دوسری سماعت تھی اور شاید آخری بھی۔۔۔۔۔

ایمن نیچے آئی اور سلمہ کو ناشتے کا کہہ کر چائے خود چھڑا دی چولھے پر چائے بنا کر وہ کچن کی چیئر کھینچ کر وہاں ہی بیٹھ گئی اتنے میں سلمہ ناشتہ بھی لیکر آئی ناشتہ کر کے وہ کورٹ کے لیے نکل گئی۔۔۔۔۔۔

زاویار معمول کے مطابق تیار ہوا اس کے بعد اپنے آپ پر پرفیوم کا چھڑکاؤ کیا سارے روم میں خوشبوں پھیل گئی کف لنکس بند کرتا وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔۔۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر وہ آبیٹھا ساری فیملی آج نہیں تھی ناشتہ کی ٹیبل پر۔۔۔ آنا آج کیوں نہیں آئے سب بریک فاسٹ پر۔۔۔۔

سر میڈم کی تبیت ٹھیک نہیں اور لیزے میڈم کو آج جلدی جانا تھا اور رایان صحاب ابھی تک سو رہے ہیں۔۔۔۔

اچھا ٹھیک تم گاڑی باہر نکلواؤ۔۔۔۔

جی سر وہ بریک فاسٹ کر کے جلدی سے اٹھا اور کورٹ روم کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔

زینب آج یونی کی کیفے ٹیریا میں بیٹھی تھی اداس اتنے میں لیزے اس کے پاس آکر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

پتہ ہے لیزے ہو اب ہاتھ ہٹاؤ۔۔ زینب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

لیزے کھلکھلا کر ہنس دی۔۔ تم نے کیسے پہچان لیا۔۔۔۔

بس سمجھ گئی کے تم ہو۔۔۔۔

اچھا تم اداس ہو آج کیوں لیزے نے اس کو غور سے دیکھا۔۔۔۔۔

نہیں تو بس ایسے ہی چلو کلاس کا ٹائم ہوا ہے زینب نے ٹال دیا اس کو۔۔۔۔۔

اچھا چلو چلتے ہیں۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کورٹ میں وہی روز کی ہلچل تھی طرح طرح کے لوگ ہر روز آتے جاتے تھے

ایمن اپنے آفیس روم میں بیٹھی تھی سماعت کی تیاری میں تھی آج اس نے بہت اہم گواہ پیش کرنا تھا دروازہ ناک ہوا آجاؤ۔۔۔۔

السلام علیکم سندس کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔

واعلیکم السلام بیٹھو سندس۔۔۔۔۔

وہ دونوں کیس ڈسکس کرنے لگیں

دوسری طرف زاویار ابھی ابھی کورٹ میں پہنچا تھا اور اپنی آفیس میں بیٹھا کیس دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کا کیس دیکھنے میں تو اسٹرانگ تھا باقی جو آج کی سماعت کے بعد ہونا تھا کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سماعت کا ٹائم ہو چکا تھا رہداری سے گزرتے ہوئے ان دونوں کا آمنا سامنا

ہوا۔۔۔۔

ہیلو پراسکیوٹرایمن۔۔۔۔۔

اسلام علیکم ایڈوکیٹ زاویار کیسے ہیں۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں آپ کی تیاری کیسی ہے۔۔۔۔

آج دیکھ لینا آپ تیاری میری۔۔۔۔۔

اوکے آپ کے بھائی کا پتہ چلا کچھ۔۔۔۔۔

نہیں ایمن کے چہرے پر کرب کی لکیریں بھیل گئیں۔۔۔۔

اوہ سن کر افسوس ہوا۔۔۔۔۔

ایمن وہاں سے جلدی جلدی قدم اٹھاتی کورٹ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

اس قید کھانے میں بھی صبح ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

محمد احمد اپنے کمرے تک محدود ہو گیا تھا مایا بھی اپنے کمرے میں ہی تھی۔۔۔۔۔

باہر ملازم صفائی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

محمد احمد کمرے سے باہر آیا اور کچن میں جا کر اپنے لیے چائے بنانے گیا چائے بنا کر وہ لان میں آ بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔

سنو تمہارا مالک اب لڑکیوں کو کیڈنیپ کریگا وہ عورتوں والی ہرکتیں کیوں کرنے لگا ہے اس کو کہو سامنے آئے مجھ سے کیا دشمنی ہے آ کے بتائے مجھے۔۔۔۔۔

وہ ملازم ایسے خاموش تھا جیسے وہ کچھ سن ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔

مایا اٹھی اور دروازے کا نٹ کھولا تھوڑا سا دروازہ کھول کر ایک آنکھ چھوٹی کر کے اس نے دیکھا لان میں اس کو کوئی نظر نہیں آیا وہ دبے پاؤں کچن میں جا رہی تھی لیکن اس کی یہ ہرکت بے سود ثابت ہوئی اس سے پہلے ملازم اور محمد احمد لان کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری طرف تھے ملازم صفائی کر رہا تھا محمد احمد بیٹھا مگ میں چائے پی رہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے کافی مل سکتی ہے وہ ملازم سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

جی کافی یہاں ہے ہی نہیں چائے بنا کر دے سکتا ہوں۔۔۔۔

ہاں وہی دیں۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا اونچا ہو کر ڈاگ کارٹ میں جھانک رہی تھی محمد احمد اس کی یہ ہرکت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے دیکھا کہ وہ سکون سے سو رہا تھا تو اس کے کارٹ کے پیچھے پھول لگے ہوئے تھے وہ توڑ کر واپس پلٹی تو محمد احمد اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا مجھے نہیں توڑنے تھے اس نے معصومیت سے پوچھا جس کا جواب اس کو نہیں ملا۔۔۔۔

محمد احمد اٹھ کر اپنے روم میں آگیا۔۔۔۔

ہں عجیب انسان ہے محمد احمد نے اس کے الفاظ سنے لیکن کچھ کہا نہیں اور اپنے روم کا دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

وہ پھر سے اداس ہونے لگی پتہ نہیں ڈیڈ کیسے ہونگے۔۔۔۔۔

وہ لوگ کورٹ روم میں داخل ہوئے پہلے جراہ کی باری زاویار کی تھی اس نے سندس کو بلایا سندس تھوڑا کنفیوز تھی لیکن بظاہر وہ اپنے آپ کو نارمل کیے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سندس وحید آپ کا رشتے میں کیا لگتا ہے۔۔۔۔۔

تایازاد ہے میرا۔۔۔۔

اور کہاں کے رہنے والے ہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے تو ہم یہاں ہیں لیکن میرے تایا جان اور خاندان کے باقی لوگ گاؤں میں رہائش پذیر ہیں۔۔۔۔۔

تو آپ یہ مان رہیں ہیں کے آپ کا گاؤں سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔۔

میں نے یہ نہیں کہا کے ہمارا وہاں سے کوئی تعلق نہیں

میرے بابا کی زمین ہے وہاں جو دادا کے بعد ہمارے نام ہے۔۔۔۔

آپ نے ابھی کہا کے آپ جب سے ہوش سنبھالا تو آپ یہاں ہی تھے۔۔۔۔۔

میں نے سنا ہے کے آپ کے دادا نے آپ کے بابا کو عاق کر دیا تھا۔۔۔۔

یہ الظام ہے۔۔۔۔۔

تھینک یو یو آر اونر مجھے بس اتنا پوچھنا تھا۔۔۔۔۔

ایمن اٹھی اور کٹھڑے کے سامنے آکر رکی ہاں تو مس سندس کیا آپ کے بابا کو واقع عاق کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

جی نہیں میرے بابا جب تک حیات تھے تو آتے جاتے تھے گاؤں۔۔۔۔۔

آپ کے پلاٹس کتنے تھے۔۔۔۔

دو تھے جن میں سے ایک وحید نے بیچ دیا دوسرا اس کے قبضے میں ہے۔۔۔۔۔

یوا ونر مجھے اجازت دیں میں ایک گواہ پیش کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

اجازت ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کریم بخش کو بلایا جائے۔۔۔۔

وہ سفید داڑھی والا بزرگ کورٹ روم میں داخل ہوا۔۔۔۔

اور کٹھڑے میں کھڑا ہوا وحید کے چہرے پہ کئی رنگ آجا رہے تھے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم کریم بخش آپ سندس کے کیا لگتے ہیں۔۔۔۔۔

جی میں سندس کا تایا ہوں۔۔۔۔

اور وحید کے۔۔۔۔

اس کا باپ ہوں لیکن اب میرا اس شخص سے کوئی تعلق نہیں میں اس کو عاق کر چکا ہوں۔۔۔۔۔

جی تو جو وحید نے سندس کی پراپرٹی میں کہا ہے کہ وہ اس کی ہے آپ بتائیں گے کے اصل میں وہ ہے کس کی۔۔۔۔۔

وہ سندس کی ہے میرے بھائی رحیم بخش جاتے ہوئے ان کی نام کر گیا تھا۔۔۔۔۔

تو یوا ونر آپ نے دیکھ لیا کے ایک عاق کیا گیا شخص دوسروں کی پراپرٹی پر نظریں ڈالے بیٹھا ہے حتمی فیصلہ آپ کا ہے یور اونر ایمن اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

جج صاحب کے ہتھوڑے کی آواز گونجی کورٹ روم میں۔۔۔۔۔

یہ عدالت ان تمام گواہوں اور پیشیوں کے بعد اس انجام پر پہنچی ہے کہ کے سندس کو اس کی ساری پراپرٹی اور دس لاکھ جرمانہ کے ساتھ لوٹائی جائے۔۔۔۔۔

اور وحید کے ایسانہ کرنے پر عدالت کی جانب سخت کاروائی ہوگی۔۔۔۔ایمن کیس جیت گئی تھی اور اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔۔

ایمن اور سندس اس کی فیملی کے ساتھ کھڑی تھی جب زاویار کورٹ روم سے نکلا وہ سیدھا اپنے آفس جارہا تھا کے ایمن نے اس کو روکا۔۔۔۔

ایڈوکیٹ زاویار رکیں مبارک باد نہیں دیں گے ایمن کے چہرے پر تپا دینے والی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

اوہ ہاں پہلا کیس جیتنے کی مبارک ہو ہراسکیوٹرایمن زاویار نے بے حد آرام سے کہا۔۔۔۔۔

خیر مبارک آپ کو دکھ نہیں ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کیا ہے نہ میرا یہ پہلا کیس نہیں تھانہ میں نیا وکیل ہوں نہ میں کوئی لڑکی ہوں شاید اس لیے زاویار نے یہ ایک بے حد آرام سے وار کیا جس کو ایمن بعد میں سمجھی لیکن اب کیا فائدہ وہ جا چکا تھا ایمن نے دو سو بیس ناموں سے نوازا اس کو اور پیر پٹھکتی اپنے آفس میں آگئی۔۔۔۔۔

رات کے کافی بیت گئی تھی مایا اپنے روم سے نکل آئی اس نے اپنے گرد گرم شال اوڑھ رکھی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی اس کو کمرے میں گھٹن ہو رہی تھی اس لیے باہر نکل آئی ادھر اُدھر دیکھا تو صحن میں کوئی نہیں تھا وہ ایک کافی خوبصورت گھر تھا ماربل سارے گھر میں لگی ہوئی تھی باقی صحن سارے میں لان لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

اور ایک چھوٹا سا کچن روتے ہوئے سیڑھیوں پر جا کر دیکھا کوئی فائدہ نہیں یہ دیکھ کر وہ وہاں ہی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی میری زندگی میں اور مصیبتیں کم تھی کہ یہ بھی یااللہ اس شخص کو برباد کر یااللہ اس شخص کو نست و نابود کر

اتنے میں پرنس اٹھا اور اس کے بھونکنے کی آواز سارے گھر میں گونج رہی تھی اور مایا سہمی ہوئی سیڑھیوں پر سکڑ کر بیٹھ گئی وہ باقاعدہ سہمی ہوئی تھی اتنے میں محمد احمد اٹھ کر آ گیا اور پرنس کو دیکھا وہ سیڑھیوں کی جانب منہ کر کے بھونک رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا پرنس۔۔۔۔

وہ سیڑھیوں کی جانب آیا تو اس کو وہ نظر آئی اس کو بے حد افسوس ہوا لیکن وہ ایک لفظ بول نہیں سکا۔۔۔۔۔

مایا نے چہرا اٹھا کر دیکھا تو وہ اس کو ہی دیکھ رہا تھا مایا کی آنکھیں رو رو کر لال ہو گئی تھیں۔۔۔۔وہ اٹھ کر بڑے بڑے قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

اس نے پرنس کو واپس اس کے کارٹ میں ڈالا اور خود اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

******

EPISODE4

وہ جانتا ہے تم تکلیف میں ہو اسے معلوم ہے لوگوں کی باتوں سے تمہیں اذیت ہوتی ہے. تمہاری اَن کہی باتیں تمہاری ادھوری دعائیں وہ سب سن رہا ہے دیکھ رہا ہے. ممکن ہے اب تمہاری ادھوری دعاؤں پر وہ کن کہہ دے. ممکن ہے تمہاری آزمائش کا وقت اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہو بس کامل یقین رکھو.

بیشک اللہ تعالٰی سب جانتے ہیں جب تمہیں لگے کہ تمہارا کوئی نہیں ہے,

تو آسمان کی طرف دیکھنا وہاں وہ ہے جو ہمیشہ سے تمہارا تھا اور ہمیشہ رہے گا

مایا نے اپنے روم میں آکر دروازہ لاک کیا۔۔۔۔۔

اور وہاں بیڈ پر بیٹھ گئی آج پرنس نے اس کی جان نکال دی تھی اس جنگلی کتے کو کوئی باندھتا کیوں نہیں جب دیکھو میرے پیچھے پڑا رہتا ہے۔۔۔۔۔

محمد احمد بھی اپنے کمرے میں آکر کاؤچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

پھر اٹھ کر وضو کرنے چلا گیا وضو کر کے جاء نماز بچھا کر وہ تہجّد ادا کرنے لگا وہ تہجد ادا کر کے واپس کاؤچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ایمن کی آنکھ کھلی تو اس نے پاس پڑے سیل فون پر ٹائم دیکھا رات کے تین بج رہے تھے وہ اٹھ کر وضو کر آئی اور جاء نماز بچھا کر تہجد شروع کیا وہ باقاعدگی سے تو نہیں لیکن کبھی کبھار آنکھ کھول جایا کرتی تو وہ تہجّد پڑھ لیا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آج بھی اس کی آنکھ کھول گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ تہجد پڑھ کر اپنے کمرے سے باہر پانی لینے آئی تو ارحم اپنے لیے کافی بنا رہا تھا وہ رات کو دیر تک جاگتا تھا۔۔۔۔۔

ایمن نے اپنا جگ ڈسپینسری سے بھرا اور جانے کے لیے مڑی۔۔۔۔۔۔

ایمن رک جاؤ۔۔۔۔۔احمر کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی ایمن کے قدم زنجیر ہوئے وہ وہاں ہی ٹھہر گئی۔۔۔۔

ایمن مجھے تم سے آج بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

جی کہیں مسٹر احمر۔۔۔۔۔

پہلے تم وعدہ کرو تم بیچ میں نہیں بولو گی۔۔۔۔۔

بیچ میں بول کر کیا کروں گی وہیں آپ کی پورانی گھسی پٹی باتیں ہو نگی۔۔۔۔۔

ایک دفا میری تحمل سے بات سنو بیٹھ کر۔۔۔۔۔۔

ارحم نے ایک کے بجائے دو مگ میں کافی انڈیلی دونوں آدھے آدھے تھے ایک ایمن کی طرف کھسکا دیا اور دوسرا اپنی سائیڈر کھ دیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ہاں تو آپ نے کیا کہنا تھا مسٹر احمر۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوہ پلیز میرے ساتھ یہ فارمل نہ ہو ماموں ہوں تمہارا۔۔۔۔۔وہ ماموں جو ہمیں مشکل وقت میں چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

ایمن میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے محمد احمد کو ڈھونڈنے میں کافی کچھ چاہیے تھا جو میں یہاں رہ کر نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بہت سارا پیسہ چاہیے تھا جو میں یہاں نہیں کما سکتا تھا۔۔۔۔۔

اور ایک بات میں ان لوگوں پہ یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کے ہم اپنی زندگیوں میں مصروف ہو چکے ہیں وہ کیا ہے نہ کہ ہمیشہ وار کرنے کے لیے دو قدم پیچھے ہٹنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چوتھی اور آخری بات میں کل سے محمد احمد کا کیس اوپن کرنا چاہتا ہوں جس میں مجھے تمہارا ساتھ چاہیے دو گی میرا ساتھ اس نے میز پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

ایمن کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔۔۔۔۔

اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ارحم کے ہاتھ میں رکھ دیا۔۔۔۔۔

تو آج سے ہم پارٹنرز۔۔۔۔۔

ارحم کی آنکھیں بھی نم ہوئیں۔۔۔۔۔۔

آج صبح صبح سے ارحم اور ایمن نکل گئے ان کو کیس ری اوپن کرانا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک ادھیڑ عمر آدمی اپنے کمرے کی کھڑکی کی طرف موں کیے بیٹھا تھا اس کا دروازہ ناک ہوا۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔۔۔صحاب جی یہ کوریئر والا دے گیا ہے ملازم نے

www.novelsclubb.com

ایک پیکٹ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

اس نے لیکر کھولا نہیں تین چار قدم کے فاصلے پر بیڈ پڑا تھا وہ چند قدم اٹھاتا بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اس پیکٹ کی پیکنگ کھولی۔۔۔۔۔

اندر سے پہلے لیٹر نکلا وہ کھول کر اس نے پڑھا۔۔۔۔

تو مسٹر سرمد خان تمہاری بیٹی میری قید میں ہے اگر تم اس کی خیر چاہتے ہو تو اپنی جگہ سے ہٹ جاؤ ایسے جیسے تم کوئی سیاست میں تھے ہی نہیں۔۔۔۔

اور اس لفافے کے اندر دوسرا پر چایاں تو دیکھ چکے ہو گے یاں ابھی دیکھنا چاہتے ہو تو سن لو میں اس سے بھی بہت کچھ آگے کر سکتا ہوں میں نے اپنے ہی ایک قیدی کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا ہے اور اگر یہ بات تم نے کسی سے کی تو تمہاری بیٹی کی لاش بھی نہیں ملے گی تمہیں۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا خیر خواہ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سرمد خان نے پاگلوں کی طرح لفافہ کھولا اور اس جو برآمد ہوا وہ اس کی بیٹی کا نکاح نامہ تھا یہ دیکھ کر اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے اس کو بائیں بازو میں شدید درد محسوس ہوا اور ساتھ دل میں بھی اس کی عمر بھر کی کمائی جیسے لٹ گئی تھی۔۔۔۔

اس نے جلدی سے انٹر کام پر ملازم کو بلایا اور وہ تقریباً بھاگتا ہوا آیا۔۔۔۔۔

سر آپ کو کیا ہوا ہے عمر اس کا خاص اور وفادار تھا اس نے کبھی بھی اس کو ملازم نہیں سمجھا تھا عمر نے پریشانی سے دیکھا جلدی سے اس نے ڈرائیور کو کال کی ہاں جمال گاڑی جلدی سے نکالو ہمیں ہاسپٹل جانا ہے۔۔۔۔۔

وہ فون بند کرتا پریشانی سے سرمد خان کی طرف جھکا۔۔۔۔۔

ایمن اور احمر دونوں واپس آئے لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب اپنے خیال میں لاؤنج سے گزر کر اپنے کمرے میں جا رہی تھی لاؤنج میں بیٹھے ارحم اور ایمن کو دیکھ نہیں پائی پھر کچھ بدلاؤ محسوس کیا تو الٹے قدموں واپس آئی۔۔۔۔۔

خیر تو ہے آج دونوں فوجیں ایک ساتھ۔۔۔۔۔

ماموں کچھ جلنے کی بو آ رہی ہے ایمن نے سونگھتے ہوئے کہاں۔۔۔۔۔

ہاں وہ بھی بہت زیادہ احرم نے تو اور مصالہ لگا کر کہا۔۔۔۔۔مجھے کیا ہے لڑائی کریں یاں صلہ ہیں۔۔۔وہ پیر پٹھکتی وہاں سے چلی گئی زینب پہلے تو نہیں سمجھی جب سمجھی تو۔۔۔تو اس کا پارہ ہاء ہوا پھر نارمل اچھا ہوا ان کی دوستی ہوئی میری تو جان چھوٹی۔۔۔۔۔

آج محمد احمد دیر سے اٹھا تھا رات بھر وہ جاگتا رہا اور نماز پڑھنے کے بعد سویا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ ابھی تک اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی۔۔۔۔۔

محمد احمد نے آج اپنے لیے میکرونی بنائیں تھیں۔۔۔۔

پرنس کو کھانا دیکر وہ کچن میں آیا اپنے میکرونی کا پیالا اٹھایا کچن سے جیسے باہر نکلا تو سامنے مایا کھڑی تھی اس نے ایک نظر اس کو دیکھا اور اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

مایا جلدی سے کچن میں آئی اور یہ کیا خالی دیگچی دیکھ کر اس کا منہ بن گیا۔۔۔ کھڑوس کہیں کا کتے کو بھی کھانا دیتا ہے مجھے نہیں میں بھی کیا سوچ رہی ہوں کونسا میرے چچا کا بیٹا ہے۔۔۔ ہں اس نے فریج میں دیکھا وہاں بہت کچھ پڑا تھا یار قید تو یہ ٹائیٹ ہے بڑی تبھی تو یہ لڑکا ہٹا کٹا ہے اس نے کیبنٹ کھولے تو اس کو نوڈلز کے دو پیکٹ نظر آئے جھٹ سے اس نے نوڈلز بنائیں اور باؤل میں ڈالے اپنے روم میں آگئی۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے اپنا سیل فون اٹھایا تو لیزے کی بہت سارے میسیجز تھے۔۔۔۔۔

آج یونی سے جلدی آگئی کیا ہوا؟؟؟

کہاں ہو؟

رپلائی دو۔۔۔۔

ہاء۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔

اس طرح کے کئی میسج تھے۔۔۔۔۔

افففف اتنے سارے میسیجز۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زینب نے اس کو رپلائی کیا اور خود فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔

رایان نے اپنا گٹار اٹھایا اور گندھے پر ٹانگ کر نیچے آیا وہاں زاویار اور جہاں آرا بیٹھے تھے رایان ستائیس سال کا تھا اس کا حلیہ بہت مختلف تھا بال بڑے تھے اور اس نے ان کا ایک چھوٹا سا جھوڑا بنا رکھا تھا رنگت صاف تھی بلیو ٹی شرٹ پر بلیک جینز اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے اوپر بلیک لیدر کی جیکٹ پہنے وہ کافی اچھا لگتا اگر اس کے بالوں کی اچھی کٹنگ ہوتی۔۔۔۔۔

رایان کہاں جا رہے ہو زاویار نے اس کو پکارا۔۔۔۔۔

برو فرینڈز کے پاس جا رہا ہوں میوزیکل نائٹ ہے آج وہاں۔۔۔۔۔اوکے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے بائے۔۔۔۔۔

زاویار تم نے اس کو کیوں جانے دیا۔۔۔جہاں آرا نے غصہ سے زاویار کو کہا۔۔۔۔

اوہ کم آن مما وہ بچہ نہیں جو میں اس پہ پابندی لگاؤں جینے دیں اس کو اس کی لائیف۔۔۔۔۔۔

تم نے ہی تو اس کو سر چڑھایا ہے۔۔۔۔۔

زاویار بس ہنسی ضبط کیے انہیں دیکھتا رہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

زینب ایمن کے کمرے میں آئی۔۔۔۔۔

آپی زرا گاڑی کی چابی دیں مجھے اپنے پراجیکٹ کے لیے کچھ سامان چاہیے تھا۔۔۔۔۔

زینب شاید مجھے جانا ہو کہیں۔۔۔۔۔

آپی دے دیں نہ ویسے آپ اپنے بیسٹ بڈی سے لے جائیے گا گاڑی ابھی پچھلے ہفتے تو لی ہے انہوں نے۔۔۔۔۔

افففف لے جاؤ گاڑی لیکن خیال سے۔۔۔۔۔

آپی یہ نہ کہا کریں جب بھی آپ یہ کہتی ہیں کچھ نہ کچھ ہوتا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔۔

افففف میری ماں نہیں کہتی میں جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

اوکے باء لویو آپی۔۔۔۔۔لویو ایمن نے بھی جوابن کہا

اس کی دونوں بہن بھائی میں جان بستی تھی۔۔۔۔۔

زینب جلدی سے گاڑی کھول کر بیٹھ گئی ابھی اس نے دس منٹ کی ڈرائیو کر کے وہ مین روڈ پر پہنچی ہی تھی کے اس کی گاڑی کی ٹکر ہوئی اس کا سر بال بال بچا آپی وہ غصے میں چیکھی اس کو ایمن کی بات یاد آئی دیکھوں تو ہے کون پاگل انسان گاڑی سے باہر آئی تو دوسری گاڑی میں سے بھی کوئی نکلا۔۔۔۔۔

دیکھ کے نہیں چل سکتے آپ۔۔۔۔۔

میڈم غلطی آپ کی ہے میری نہیں۔۔۔۔۔

ایک تو چوری اوپر سے سینازوری زینب نے غصے میں کہا وہ اس کو پہچان تو گئی تھی لیکن اپنی بھڑ اس کہاں نکالتی۔۔۔۔۔

آدھی عورت زینب نے بڑبھراتے ہوئے کہا اور رایان نے اس کی بڑبڑاہت سن لی۔۔۔۔۔

کیا کہا تم نے رایان نے دانت پیستے ہوئے اس کو کہا۔۔۔۔

آدھی عورت کیونکہ تمہارے بال عورتوں کی طرح ہیں اور جھوڑا بھی۔۔۔۔۔

ان آف کریزی گرل۔۔۔۔۔اب یہ ڈرامے نہ کرو میری گاڑی کا نقصان کرادیا تم نے۔۔۔۔۔

رایان نے والٹ جیب سے نکالا اور کچھ پانچ ہزار کے نوٹ اس کو دینے چاہے۔۔۔۔۔

اوہ ہیلو یہ اپنے پیسے اپنے پاس رکھو مجھے نہیں چاہیئے ویسے بھی چلو کچھ نہیں۔۔۔وہ آدھی بات کہہ کر چپ ہوگئی اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

رایان ابھی تک وہاں کھڑا تھا۔۔۔۔۔

یہ پاگل تو نہیں اس نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو ہٹنے کو کہا تو رایان بھی مٹھیاں بھینچ کر الٹے قدموں واپس اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رایان کو اس لڑکی کا عورت کہنا بے حد برا لگا تھا وہ گاڑی اسپیڈ سے بھگاتا ہوا نکل گیا۔۔۔۔۔

ایمن اور ارحم کو آج محمد احمد کی یونیورسٹی کی سی سی ٹی وی دیکھنی تھی۔۔۔۔

ماموں چلیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔ایمن نے ارحم کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں بس چلو چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔

خیر تو ہے آج تم دونوں ایک ساتھ شہناز بیگم نے آتے ساتھ پوچھا۔۔۔۔۔

یار یہ آج کل سب یہی سوال کیوں پوچھ رہے ہیں ارحم نے کہا۔۔۔۔۔۔

کیوں کے تم دونوں کی انڈیا پاکستان والی لڑائی تھی تبھی تو کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ایمن نے اپنی لٹ انگلی پر لپیٹے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

چلیں ماموں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

ہاں چلو بیٹا۔۔۔۔۔

وہ دونوں چلے گئے۔۔۔۔۔۔

رایان گھر آیا تو اس کے بال چھوٹے کٹے ہوئے تھے سلیقے سے اوپر کیے ہوئے۔۔۔۔۔

واہ بھائی آج کیا دوستوں نے تمہیں پکڑ کر بال کاٹے کیا میرے لاکھ کہنے پر تم نے بال نہیں کٹوائے جہاں آرا بیگم نے کہا۔۔۔۔۔

اوہ مما آج تو یہ تنزیہ جملے نہ لگائیں۔۔۔۔۔

کیوں بھائی آج کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

لیزے کی نظر اپنے روم سے نکلتے ہوئے رایان پر پڑی اوہ برو آج تو کافی ہینڈسم لگ رہیں ہیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا واقع کچھ لوگوں نے تو آتے ساتھ ہی مجھے تنز کے تیروں سے چھلنی کر دیا ہے

اس کا اشارہ جہاں آرا کی طرف تھا۔۔۔۔۔

رایان کم آن تمہاری ماں ہوں تمہارے اچھے کے لیے ہی کہتی ہوں تمہیں۔۔۔۔۔۔

مما مجھے اپنی زندگی جینے دیں میں جیسا ہوں ویسا ٹھیک ہوں مجھے نہیں بننا بھائی کی طرح یاں کسی اور کی طرح وہ رکا نہیں سیڑھیاں چڑھتا اپنے روم میں چلا گیا اور روم کا دروازہ ٹھا سے بند کیا۔۔۔۔۔

دیکھ رہی ہو اس کو کیسے زبان چلا کہ گیا ہے۔۔۔۔۔

مام ٹھیک تو کہہ رہا ہے جینے دیں اس کو اپنے لائیف۔۔۔۔۔

تم سب ٹھیک ہو میں ہی غلط ہوں دشمن ہوں نہ تم لوگوں کی۔۔۔۔

ارے نہیں مام ایسا تو نہ کہیں بھائی نہیں سمجھ پاتا آپ کی باتیں۔۔۔۔

ہاں بھائی میں کوئی کھلائی مخلوق ہوں جو تمہارا بھائی میری باتیں نہیں سمجھ سکتا۔۔۔۔۔

افففف مام۔۔۔۔۔چپ کرو تم وہ اٹھ کر وہاں سے چلیں گئیں۔۔۔۔۔

ایمن اور احمر رات کو لوٹے تو زینب بھی آچکی تھی سب آج گھر میں موجود تھے کھانا بھی شہناز بیگم نے بنایا تھا۔۔۔۔۔

ایمن فریش ہونے چلی گئی اور احمر لاؤنج میں ہی ٹی وی لگا کر چینل سرفنگ کرنے لگا۔۔۔۔۔

زینب بھی لاؤنج میں آکر احمر کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

زاویار آج سرمد خان کی عیادت کرنے آیا تھا ہاسپٹل گارڈز پیچھے اور وہ آگے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا اس کی کو مڑ مڑ کر لوگ دیکھتے رہے اس کی پرسنیلٹی ہی

ایسی تھی کے ہر کوئی اس کو مڑ کر ضرور دیکھتا جیل سے سلیقے سے بال پیچھے کیے ہوئے تھا بڑھی ہلکی شیو رنگت صاف۔۔۔۔۔

وہ سرمد خان کے کمرے میں اکیلا داخل ہوا گارڈز باہر ہی رک گئے۔۔۔۔۔

وہ صوفے پر شان و شوکت سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا سرمد خان کے پاس عمر کھڑا تھا۔۔۔۔۔

کیسی تبیت ہے خان کی۔۔۔

ٹھیک ہیں ڈاکٹر نے ریسٹ کا کہا ہے۔۔۔۔۔اچھا ٹھیک۔۔۔۔۔

ویسے ہوا کیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ ہے۔۔۔۔۔پتہ تو تھا اس کو لیکن اس نے جواب اس کو نہیں بتایا۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک جب ہوش میں آئیں تو مجھے بتا دینا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی اسی شان وشوکت سے واپس چلا گیا۔۔۔۔۔۔

صبح کی روشنی سارے صدیق ہاؤس کے صحن میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

موسمِ سرما کے آخری دن تھے۔۔۔۔۔۔

ایمن آج سنڈے تھا تو گھر میں ہی تھی زینب تیار ہو رہی تھی اس کو پراجیکٹ کا کوئی کام تھا احمر سو رہا تھا باقی بی جان اپنے کمرے میں تھیں شہناز بیگم بوتیک میں تھی لان میں سلمہ کے بچے کھیل رہے تھے۔۔۔۔۔

ایمن ان کو دیکھ رہی تھی سلمہ کے دو بچے تھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ان دونوں بھائی بہن کی دوستی تھی شاید بہت تھی سلمہ پچھلے سات سالوں سے یہاں کام کر رہی تھی اس کے میاں کا انتقال ہو گیا تھا تو اس کے سسرال والوں نے اس کو نکال دیا تبھی سے شہناز بیگم نے گھر کے سرونٹ کوارٹر میں رہنے کے لیے دیا تھا وہ تب سے یہاں تھی۔۔۔۔

ایمن کو اپنا اور محمد احمد کا بچپن یاد آیا اس کی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔۔۔وہ اٹھ کر آندر آگئی زینب اپنے کمرے سے نکل کر ایمن سے گاڑی کی چابی مانگنے آئی۔۔۔۔

اب کہاں جا رہی ہو ایمن نے بھنویں اچکا کر اس کو دیکھا۔۔۔۔۔

آپی وہی پورانا پراجیکٹ ہے اس کی وجہ سے۔۔۔۔۔

اچھا چلو میں بھی ساتھ چلتی ہوں اکیلی اس وقت کیسے جاؤ گی۔۔۔۔

ہاں چلیں ویسے ماموں کہاں ہیں وہ ضروری کام سے گئے ہیں۔۔۔۔۔

کہاں مجھے نہیں پتہ۔۔۔پتہ تو تھا اس کو لیکن وہ ابھی اس بارے میں کسی کو نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اچھا چلیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

ہاں چلو سلمہ بی جان کو بتا دینا کے ہم باہر جا رہے ہیں۔۔۔۔

جی بی بی جی بتا دوں گی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوران دونوں کواب اندر کرو باہر ٹھنڈ ہو گئی ہے اس نے سلمہ کے بچوں کی طرف اشارہ کیااور جلدی سے نکل گئی۔۔۔۔۔

شہر کے مشہور مال میں وہ دونوں آئیں زینب نے اپنے پراجیکٹ کا سامان لیاوہ دونوں پارکنگ ایریا میں تھیں تو ایمن کو زاویار آتا نظر آیا۔۔۔۔۔

ہاءپر اسکیوٹر ایمن خان کیسی ہیں۔۔۔۔

اسلام علیکم ایڈوکیٹ زاویار خان میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں۔۔۔۔۔

یہ کون یہ یقیناً آپ کی بہن ہیں۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔

زینب نے زاویار کو ایسے نظر انداز کیا جیسے وہ اس کو جانتی ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

کافی بڑی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

زینب تم گاڑی میں بیٹھو جا کر۔۔۔۔۔

آپ کی بھی تو بہن ہے نہ بلکل زینب جتنی کیا نام تھا ایمن نے سوچنے والے انداز میں اس کو دیکھا ہاں علیزے۔۔۔۔۔

ہاں آپ کو تو نام بھی یاد ہے۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں آفٹر آل آپ ابو کے واحد تین کزنز جو ہیں۔۔۔۔۔

اچھا آپ کو تو یہ بھی یاد ہے۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نہ جہاں سے آپ کو تکلیفیں ملتی ہیں وہ چیزیں ہمیشہ آپ کو یاد رہتی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بلکل یہ تو آپ نے درست فرمایا۔۔۔۔

ہم لوگ کسی دن آپ کی طرف آئیں گے بی جان سے ملنے۔۔۔۔۔

ضرور ضرور ایمن نے تنزیہ کہا جیسے اب یاد آئی ہے بی جان کی۔۔۔۔۔

اچھا مجھے اجازت دیں ایک فرینڈ سے ملنا ہے۔۔۔۔

شور۔۔۔میری بلا سے دوست سے ملو یاں بھاڑ میں جاؤ ایمن نے ہلکی بڑبڑاہت میں کہا۔۔۔۔۔

لیکن اس کی وہ بڑبڑاہت زاویار نے سن لی اور دو قدم پیچھے ہو کر اس نے ایمن کو دیکھا فکر نہ کریں بھاڑ میں جاؤں گا تو آپ کو بھی ساتھ لے جاؤں کا آفٹر آل میں آپ کے ابو کا کزن ہوں وہ بھی بلا کا ڈھیٹ تھا وہ ہر کسی سے تو ایسے بات نہیں کرتا تھا لوگ ترستے تھے اس سے بات کرنے کو وہ رکا نہیں بڑے بڑے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

افف اگر ایک قتل کرنا ہوتا تو میں اس کا کرتی ہں ایمن کا پارہ چڑھ گیا ویسے بھی اس کا پارہ ہمشہ ہاءِ رہتا تھا۔۔۔۔۔۔

آپی زینب نے ہلکا شیشہ نیچے کر کے اس کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔ہاں کیا۔۔۔۔۔

چلیں نہ بی جان انتظار کر رہیں ہونگی۔۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔۔۔

اسلام آباد میں شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے محمد احمد لان میں آج پینٹنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

پرنس کھلا ہوا تھا اور مایا اپنے روم سے سارا دن نہیں نکلی تھی وہ ابھی نکل کر کچن میں جارہی تھی کے پرنس اٹھ کر اس پے بھونکنے لگا آآآآآ مایا چیخنے لگی۔۔۔۔۔

محمد احمد نے جلدی سے پرنس کے پٹے میں ہاتھ ڈال کر اس کو اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔۔

سنبھالو اپنے اس جنگلی کتے کو جب دیکھو تو مجھ پر بھونکتا رہتا ہے۔۔۔۔۔

پرنس نام ہے اس کا۔۔۔ محمد احمد نے غصے میں اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کتا کتا ہی رہتا ہے چاہے کتنے بھی اس کے نام رکھ لو تم اور میں اس کو پرنس نہیں کہوں گی شکل سے بدمعاش لگتا ہے اور نام پرنس۔۔۔۔۔

محمد احمد پرنس کو کارٹ میں ڈالتا خود اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

اور خود تم مانسٹر ہو مایا نے اس کے پیچھے تیز آواز میں کہا۔۔۔۔

محمد احمد کے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ پھیلی جو کے تھوڑی دیر میں غائب ہونے والی تھی۔۔۔۔۔

مایا کی نظر اس کے پینٹنگ بورڈ پر پڑی۔۔۔۔۔

اوہ واہ پینٹنگ اچھی بنالیتا ہے۔۔۔۔۔

اس نے اس کی کی ہوئی پینٹنگ بورڈ سے اتاری اور خود شروع ہو گئی نئی پینٹنگ بنانے میں۔۔۔۔۔

زاویار گھر واپس آیا تو رایان اور لیزے لان میں بیٹھے گٹار سے لطف اندوز ہو رہے تھے اس کو پتہ چل گیا کہ جہاں آرا گھر میں نہیں تھیں وہ ان کی طرف ہی چلا آیا یہ

ایک بڑااور خوبصورت لان تھا تھوڑے فاصلے پر مور پر پھیلائے کھڑے

تھے۔۔۔۔

ہاء گائز کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

اوہ برو آپ آئیں بیٹھیں نہ رایان نے اس کو بیٹھنے کو کہا تو وہ پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا

وہ ان کی طرح نیچے نہیں بیٹھتا تھا وہ اس بات میں اپنی ماں پر گیا تھا اور لیزے رایان

سادہ تبیت کے تھے وہ نیچے بیٹھے تھے۔۔۔۔

بجاؤ اس نے رایان کے ہاتھ میں پکڑے گٹار کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

رایان کافی اچھا گٹار بجاتا تھا اگر جہاں آرا ان تینوں کو دیکھ لیتی تو یقیناً ان کو شوٹ کر

دیتی۔۔۔۔۔۔

ایمن اور زینب لوٹ آئیں تھیں ایمن اپنے کمرے میں آ گئی نماز مغرب کا وقت

ہو چکا تھا اس کو نماز پڑھنی تھی زینب بھی اپنے کمرے میں چلی گئی آج اس گھر میں

کسی کا برتھ ڈے تھا لیکن یہاں ابھی تک کسی کو نہیں تھا پتہ سوائے ایک شخص کے۔۔۔۔۔

ایمن نماز پڑھ کر نیچے چلی آئی زینب بھی اس کے پیچھے ہی آئی ان دونوں کے روم اوپر تھے وہ سب آج لاؤنج میں اکٹھے تھے ان میں سے احمر نہیں تھا اور شہناز بیگم بھی۔۔۔۔۔۔

محمد احمد باہر نکلا تو اندھیرا ہو گیا تھا لیکن لائیٹس آن تھیں۔۔۔۔۔

اس کی نظر اپنی نیچے پڑی پینٹنگ پر پڑی تو اس نے بورڈ کی جانب دیکھا وہاں ایک نئی پینٹنگ لگی ہوئی تھی اس نے قریب جا کر دیکھا تھا ایک عجیب و غریب پینٹنگ تھی ایک لڑکا تھا اس کے ہاتھ میں کتے کا پٹہ تھا اور کتا پرنس کے کلر کا تھا اور پینٹنگ کے اوپر مونسٹر اینڈ ہیز ڈاگ لکھا ہوا تھا۔۔

محمد احمد نے مٹھیاں بھینچیں تھیں ٹوٹی پھوٹی پینٹنگ تھی وہ۔۔۔۔۔